Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 01,
Oct – Dec 2021

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

خاندان - تعلقات اور اسلامی تعلیمات: ایک تحقیقی جائزہ

Family, Relations, and Islamic teachings: An Overview on Research based

Muhammad Akram (Hureri)*
PH. D Scholar (Isl St.), AIOU Islamabad, Ex-Research Associate
University Malaya, Malaysia,

***Dr.Khawaja Saif-Ur-Rehman Siddiqui** ***
Subject Specialist (Islamic Syudies) Workers Welfare Higher Secodary
School (Boys)Shahdara, Lahore,

Version of Record
Received: 19-03-21 **Accepted**: 11-10-21
Online/Print: 28-Dec-2021

ABSTRACT

By embedding in nature to live jointly. Allah almighty flourished and expanded on the earth. After the Divine teachings, to live collectively termed as Islamic society. Family is the foundation to erect a true Islamic society. Family system is basically a natural and sacred unit element of the society, that strengthens the interaction and social relations after providing the basics for the incessancy and development of human life. Unfortunately, the whole society must bear the torment of a broken home. Quran beautified a very comprehensive ideology regarding mechanizing and needs of a family.

The relationship buds from an individual to parents, siblings and then spouses. After it comes a connection responsibility of such relations so that the society could be fortify and strengthen under the divine commandment. The teachings of Quran not only establish to refrain from personal liking / disliking to meet the demands of the family relations but under the laws and limits determined by Allah Almighty along with Sunnah by doing some practical steps for the establishment social relations and values. The teachings of the Holy Prophet and the system based on these holy teachings provided such concrete and solid basics for justice, tolerance, certainty of human rights, uphold the promises and character building that humanity could be

upright through which not only a society but the prosperity of Muslim Ummah is possible even today. After the profound study of the teaching of Quran and Sunnah, Islamic ideology regarding family, its relationship with society, sanctity of relationship, determine in the present era is be sought in this thesis / dissertation. How Holy Prophet Saw strengthened the social relations through his holy Sunnah and unblemished characters which were the teachings and characteristics through which not only unrestrained Arabs were gathered/assembled under the banner of Islam but tuned into the best nation of its time to establish social relations by observing a model for the rest of the world. It is also be tried to my level best to seek different aspects of Islamic concept regarding relationship between society and family in the light of Quran. In Sha Allah.
Key words*: family, Relations, Society, Islamic teachings, women.*

خاندانی نظام دراصل انسانی معاشرے کی فطری اکائی ہے۔ جو نسل انسانی کی بقااور ترقی کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ باہمی روابط کو اعتماد اور استحقام فراہم کرتا ہے۔ خاندان کا کام لوگوں کی روحانی اور دماغی سلامتی کو برقرار رکھنا ہے۔ انسانیت کی ابتدائی تاریخ سے لیکر آج تک اس کائنات میں مرد اور عورت دونوں نے خاندان کو تشکیل دے کر ایک دوسرے کیساتھ زندگی گزارتے ہوئے حسن و بصیرت سے اپنے سماجی تعلقات اور روابط کو جلا بخشی۔ اور اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ خاندان اگر بکھر جائے تو اس کا عذاب معاشرہ کو جھیلنا پڑتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے جگہ جگہ پوری بصیرت اور صراحت کے ساتھ خاندانی نظام کے تصور کو واضع کیا ہے تمام خاص و عام یہاں تک انبیاء کرام علیھم السلام کی یہی کوشش رہی ہے کہ خاندان کا نظام اتنا پائیدار اور مستحکم کریں کہ کوئی بھی اس میں انتشار پیدا نہ کر سکے۔ مختلف نظریوں اور زاویوں سے خاندان کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں، جن میں سے بعض سطحی ہیں اور بعض عمیق۔ خاندان اردو زبان کا لفظ ہے جسے انگلش میں فیملی اور عربی میں "الاسرۃ" پنجابی میں ٹبّر اور سرائیکی میں گھرانہ کہتے ہیں۔ اسے دیگر کئی ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے جیسے۔

''کنبہ ، قبیلہ اور برادری۔ الاسرۃ کئی معانی میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے خاندان ، قیدی، کسی بات کو پوشیدہ رکھنا، مضبوط اور پختگی، ترتیب و تنظیم مگر معروف معنی خاندان میں لیا جاتا ہے۔ عربی میں اس کا متبادل لفظ "العائلہ" اردو میں عائلی زندگی کو خاندانی زندگی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک اور معنی بھی ہمیں عربی سے ملتا ہے جیسے اھل، اور یہی لفظ قرآن حکیم میں خاندان کے متبادل استعمال کیا گیا ہے''۔[1] جبکہ میرے ناقص علم کے مطابق بوجود تلاش کے خاندان کے جامع مفہوم کے لئے ''الاسرہ'' استعمال نہیں ہوا۔ جہاں بھی خاندان کو ذکر کرنا مقصود ہوا وہاں ''اھل'' کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِذْ رَأَى نَاراً فَقَالَ لأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓاْ إِنِّيَ آنَسْتُ نَاراً﴾[2]

(جب آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم یہیں ٹھرو، میں آگ لے کر آتا ہوں)۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ﴾[3]

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتے ہیں کہ تم سے نجاست کو دور کریں اے نبی کے گھرانے والوں)

﴿قَالَ يَٰنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾[4]

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوحؑ! تیرا بیٹا تیرے خاندان سے نہیں کیونکہ اس کے کام درست نہیں)۔

﴿فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ ٱلَّيْلِ﴾[5]

(پس رات کے اندھیرے میں اپنے گھر والوں کو لے کر چلیں جائیں)۔

﴿وَلاَ تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلاَّ ٱمْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ ٱلْغَابِرِينَ﴾[6]

(غم نہ کیجئے، بلاشبہ ہم آپ کو اور آپکے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والیوں میں سے ہے)۔

ان مذکورہ قرآن کریم کی آیات مبارکہ میں لفظ ''اھل'' الاسرہ کے مفہوم کو اس طرح ادا کر رہی ہیں کہ موسیٰؑ کی زوجہ متحرمہ اور ان کے خاندان کے افراد کے لئے استعمال کیا گیا۔ دوسری آیت میں نبی ﷺ کے گھر والوں کے لئے اہل بیت استعمال کیا گیا ہے گویا گھر میں رہنے والے افراد خاندان ہی ہوتے ہیں۔ اگلی آیت میں نوحؑ کو بتلایا گیا آپ کا بیٹا آپ کے خاندان سے نہیں۔ اگلی آیت میں بھی اھل سے مراد گھر کے افراد کا ذکر فرمایا گیا ہے جو کہ اس بات کی وضاحت کے لئے کافی ہے کہ خاندان کے لئے قرآن کریم میں لفظ ''اھل'' کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔

کئی ایک مفکرین اور سلف صالحین نے بھی خاندان کی تعریفات کی ہیں مگر ہم صرف تین کا ذکر کرتے ہوئے بات آگے بڑھاتے ہیں۔

الشَّعْبُ. ثُمَّ القَبِيلَةُ. ثُمَّ الفَصِيلَةُ. ثُمَّ العَشِيرَةُ. ثُمَّ الذُّرِّيَّةُ. ثُمَّ العِتْرَةُ. ثُمَّ الأَسْرَةُ[7]

ابن عابدین خاندان کی تعریف درجہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔

" أن يختص الصهر بأبي الزوجة، والختن بزوج البنت لانه المشهور (وأهله زوجته) وقالا:
كل من في عياله ونفقته غير مماليكه، وقولهما استحسان.
شرح تكملة.
قال ابن الكمال: وهو مؤيد بالنص، قال تعالى: * (فنجيناه وأهله إلا امرأته) * (الاعراف: 38)"[8]

ابن عابدین کے ہاں کسی شخص کا خاندان، اسکی بیوی، اور گھر کے افراد ہیں۔

خالد رحمان نے گورڈن مارشل کے حوالے سے خاندان کی تعریف اس طرح کی ہے۔

"An intimate domestic group made up of people related to one another by bonds of blood, sexual making or legal ties, it has been a very resilient .9social unit that has survied and adobted through time"[9]

خاندان کی ضرورت واہمیت:

خاندان کے افراد کی عافیت اسی میں ہے کہ قرآنی اسلوب زندگی کے دائرے میں رہیں اور سطحی جذبات سے متاثر نہ ہوں۔ جس قدر ہماری پہچان اور شناخت خاندان کی نسبت زیادہ ہو گی اتنا ہی اس پاکیزہ اور مخلصانہ تعلقات میں ہم کشش پیدا کرتے ہوئے ہر ناپائیداری کا خاتمہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ کچھ لوگوں کا اندازہ ہے کہ خاندانی مجموعے کا ایک ہی وجہ جنسی خواہش ہے۔ خواتین و حضرات صرف اسی وجہ سے پابند ہیں کہ ایک دوسرے کے تعلقات کا احترام کریں۔ جبکہ اسلام میں اس کی اساس اس سے بالاتر اہم چیز پر استوار ہے۔ جس کی آشنائی بحثیت مسلم ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ تاکہ خاندان میں سے کوئی بھی ان اہم سماجی روابط اور تعلقات کے اصولوں سے منحرف نہ ہو

خاندان کے اہم ترین اعضا یعنی میں بیوی دونوں کو فہم ہونا چاہئے کہ اب وہ الگ الگ نہیں بلکہ ایک جان دو قالب ہو گئے ہیں۔ اور خاندان میں مزید اضافہ اولاد کی شکل میں دونوں کے لئے برابر اہمیت رکھتا ہے اور ان کے مابین روابط کا خوشگوار رکھنے کے لئے والدین کو کلیدی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے خاندان میں ازدواجی زندگی کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُنْكَحُ المَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ:
لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ " [10]

یعنی قرآنی اسلوب زندگی کی روشنی سے ازدواج کی بنیاد سے بڑھ کر زیادہ پسندیدہ بنیاد نہیں ڈالی گئی کیونکہ خاندان میں یہ روابط کی پہلی اساس ہے۔ اور اگر یہ قرآنی اسلوب زندگی سے مزین ہو تو خاندان کبھی انتشار کا شکار نہیں ہو گا۔ اس با مقصد خاندان کی تشکیل دینے سے پہلے ضروری ہے کہ نیک اور با سیرت میاں / بیوی اانتخاب ہو۔ کیونکہ پوری زندگی اور آنے والی نسلوں کی پرورش انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ اسی لئے میاں / بیوی کے انتخاب کرنے کا ایک معیار اس کی خاندان کی اصالت ہے۔ یعنی نہ صرف زوج کا ایمان اور اخلاق قرآنی اسلوب زندگی کے مطابق ہونا دیکھا جائے بلکہ ان کے خاندان کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ کیونکہ خاندان کی صفات نئی نسل میں منتقل ہوتی ہے۔ اس لئے حقیقی، متقی اور پسندیدہ صفات جیسے شجاعت و کرامت کے مالک خاندان میں شادی کرنا چاہئے۔

خاندانی تعلقات وروابط کے آداب:

قرآن مجید نے کئی مرتبہ خاندانی امور، تعلقات وروابط اوراس کی حفاظت کے بارے میں ارشادفرمایا: میاں بیوی پاکدامن ہوں اور نامحرم کیساتھ ہنسی مذاق نہ کریں کیونکہ خاندان کی عزت اور عظمت اسی میں ہے۔ اسی طرح خاندان کی چاردیواری اور معاشرے کی عفت اور حرمت کے تجاوز کرنے والوں کو ڈرایا گیا ہے۔اللہ تعالی نے خاندانی تعلقات وروابط کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [11]

(اے ایمان والو! ضروری ہے تمہاری کنیزیں اور وہ بچے جو ابھی حدّ بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں، تین اوقات میں تم سے اجازت لیکر کمرے میں داخل ہوا کریں؛ فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کو جب تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں، اس کے بعد ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے میں نہ تم پر کوئی حرج ہے اور نہ ان پر۔اللہ تعالی اس طرح تمہارے لئے نشانیاں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے)۔

جب بچےّ بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اجازت لیا کریں۔جس طرح پہلے (ان سے بڑے) لوگ اجازت لیا کرتے تھے۔ان آیات سے درج ذیل نکات حاصل ہوتے ہیں:

1. جب بیوی کیساتھ خلوت میں بیٹھنے لگو تو بچوں کو بغیر اجازت اندر آنے سے منع کریں۔
2. کبھی بھی ماں باپ نازک لباس (sleeping dress) میں بچوں کے پاس نہ جائیں۔نہ باپ کو حق پہنچتا ہے کہ نامناسب لباس پہن کر بچوں کے سامنے آئے اور نہ ماں کو۔تاکہ معمولی سی بھی تحریک آمیز منظر اولادوں کے سامنے پیدا نہ ہو۔

خاندانی روابط کے اصول

شوہر اور بیوی کا باہمی تعلق:

اللہ تعالی نے تشکیل خاندان سے پہلے میاں بیوی کے درمیان کچھ یوں محبت اور مودت ایجاد کی ہے کہ جس کے بغیر دونوں کو سکون نہیں ملتا۔یہی محبت ہے جس کی وجہ سے مرد اور عورت ازدواجی زندگی میں داخل ہونے کیلئے قدم اٹھاتے ہیں۔خاندان کے عناصر کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے تقاضوں کی تکمیل کی دعوت دی گئی ہے۔ارشاد تعالیٰ ہے۔

﴿وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيراًالفرقان﴾ [12]

(وہی ذات ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اسے نسبی اور سسرالی رشتہ عطا فرمایا۔ تیرا رب قدرت والا ہے)۔

اس آیت کریم میں اللہ کریم نے انسانیت کی تخلیق اور اس کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا اس کے ماں باپ بہن بھائیوں (نسبی) رشتے بنائے اور جب بلوغت کو پہنچا تو نکاح کے بندھن سے جڑے ساس سسر اور دیگر ز رشتوں کے ساتھ جوڑتے ہوئے خاندان اور خاندان سے خاندانوں کی تشکیل فرمائی۔ اس خاندان کی تشکیل کو سورہ النساء میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

﴿يٰأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَآءً وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِ وَٱلأَرْحَامَ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً﴾ [13]

(اے لوگوں اللہ سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا، پھر اس سے جوڑے بنائے اور کئی مرد اعورتوں کو ان سے پھیلا دیا۔ اللہ تعالی سے ڈرتے رہو جس نے تم سے سوال کرنا ہے رشتہ داروں کے بارے میں۔ بلاشبہ تمہارا ہر ایک چیز پر نگران ہے)۔

خاندان میں میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، بھائی بہن اور خونی رشتہ دار تشکیلی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ان کے باہمی تعلقات کی فطری اور سماجی حیثیت کو نمایاں کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کو بھی واضح فرما دیا ہے۔ انسان من پسندی جب ان روابط اور تعلقات میں بے اعتدالی اور پیچیدگی پیدا کرتا ہے تو قرآن پاک ہمارے قلوب واذھان کو اعتدال کی دعوت دیتا ہے۔ اور جذوقتی نفسانی خواہشات کے مقابلہ میں دائمی اصول فطرت کی پابندی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تاکہ روابط اور تعلقات میں اعتدال پیدا کر کے معاشرے کو انتشار اور تنزلی سے محفوظ رکھتے ہوئے ابدی ترقی کا شعور دیا جا سکے۔ کیونکہ انسانیت کی فلاح و بہبود اور عزت توقیر نفسانی خواہشا کے حصول میں نہیں بلکہ خالق کائنات کے بنائے ہوئے قوانین کی بجاآوری میں پوشیدہ ہے۔ لہٰذا ان خاندانی سماجی روابط، تعلقات، آپس کے رشتوں اور ناطوں کے تقاضوں کی تکمیل میں اپنے جذبات و تمناوں کو معیار نہ بنایا جائے بلکہ خالق کائنات کے مقرر کردہ ضابطوں اور حدود کو معیار بنایا جائے اور اسی کی روشنی میں معاشرتی خاندانی روابط کی تشکیل وترتیب اور اتباع کی جائے۔ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس ازدواجی کام نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے کہ ایک اجنبی مرد اور اجنبی عورت ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہیں، جیسے ہی عقد ازدواج میں داخل ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کیلئے انتہائی محبت اور پیار کرنے لگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازدواجی امر کی بنیاد کو خدا نے انسانی فطرت میں رکھا ہے جس کی ضرورت کو اپنے اندر شدت سے احساس کرتے ہیں، اس کے بعد یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ [14]

(اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اورپھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے کہ اس میں صاحبانِ فکر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں)۔

اور جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

" وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي "۔[15]

(محبت خدا تعالی کی عظیم عنایت ہے کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے فخر کرتے ہوئے فرمایا: اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، پس جو میری سنت سے منہ پھیرے گا وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا۔)۔

قرآن مجید نے بھی اس کام کی طرف شوق دلاتے ہوئے فرمایا:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾[16]

(اور اپنے غیر شادی شدہ آزاد افراد اور اپنے غلاموں اور کنیزوں میں سے باصلاحیت افراد کے نکاح کا اہتمام کرو کہ اگر وہ فقیر بھی ہوں گے تو خدا اپنے فضل وکرم سے انہیں مالدار بنادے گا کہ خدا بڑی وسعت والا اور صاحب علم ہے)۔

نسب کی حفاظت:

ایک قریبی گھریلو گروہ جو خونی رشتے، جنسی رفاقت یا قانونی بندھن کی بناپر ایک دوسرے سے مربوط ہونے کی اساس پر وجود میں آیا یہ ایک بہت لچک دار سماجی اکائی رہا ہے جو زمانے کے مختلف ادوار میں ہم آہنگ ہو کر باقی رہا۔ اللہ کریم نے خاندان اور نسب کی حفاظت کا اتنا اہتمام کروایا کہ آزاد، غلام اور لونڈیوں کے نکاح کو اس قدر اہمیت دی کہ ان کے سربراہوں اور سرپرستوں کو اپنے قرآن کریم کے ذریعے پابند کر دیا کہ خاندان کے ان روابط کو مستحکم اور قانونی بنایا جائے اور ان کے نسب اور نسل کے تحفظ کے لئے ایک سے چار تک نکاح کا اہتمام کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُواْ فِي ٱلْيَتَامَىٰ فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلاَّ تَعُولُواْ﴾[17]

(اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں، دو دو، تین تین اور چار چار سے نکاح کر سکتے ہیں۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو تو انصاف قائم نہیں رکھ پاوگے تو ایک بیوی ہی کافی ہے)۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ "[18]

(اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں سے جو شادی کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ضروری شادی کرے۔ شادی نظر کو خوب جھکانے والی اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو شخص شادی کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے یہ اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے)۔

مزید ارشاد فرمایا۔

" مَنْ تَزَوَّجَ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْإِيمَانِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي "[19]

(جب بندہ شادی کرلیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیا ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے)۔

اللہ کریم کے پیارے نبی ﷺ نے خاندان کے اس تعلق کو مزید جلا بخشنے کے لیے حوصلہ دلایا ہے کہ ۔

" ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ "[20]

(تین بندوں کی مدد کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے ایک مجاہد اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے، دوسرا مکاتب غلام جو طے کردہ رقم ادا کرتے ہوا اپنی آزادی چاہتا ہے۔ تیسرا جو پاکیزگی کے حصول کے لئے نکاح کرتا ہے)۔

اللہ کریم نے خاندان کے سماجی تعلقات کو مضبوط اقدار فراہم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾[21]

(اور اپنے گھروں میں ٹھری رہو)۔

اس لئے خاندان کے سماجی روابط و تعلقات کا مثبت پہلو اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ تعلیم و تربیت کا دائرہ کار وسیع کیا جائے۔ اسلام کے خاندانی نظام میں عورت کو غیر معمولی حیثیت دی گئی ہے۔ ماں کی گود سے لے کر اعلی اداروں میں تربیت تک عورت ماں کا کردار ایک مسلمہ حیثیت رکھتا ہے۔ خاندانی روابط و تعلقات اس خاندان کے سماج کے ساتھ مضبوط ہوتے ہیں جن کی پہلی تربیت گاہ جو کہ ماں کی گود کی شکل میں ہوتی ہے۔ مثالی ہو۔ اعلی و اکمل اور پڑھے لکھے خاندان کے لئے اس طرح کی فہم و فراست رکھنے والی مدبرہ خواتین کی ضرورت ہے جن کے لئے اسلام کا مقرر کیا ہوا ضابطہ موجود ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر کے اپنی ذمہ داریوں کو بحسن صورت بجالانے میں اپنا کردار کریں۔

خاندان کے سماجی روابط میں مرد کا احساس ذمہ داری:

اس عظیم جذبہ کو خدا نے عورت کے وجود میں قرار دیا ہے اور اسے آرام و سکون کا باعث قرار دیا ہے۔ اور اس رکن اصلی کی حفاظت اور حراست کو مردوں کے ذمہ لگایا ہے، کیونکہ خدا نے مرد میں وہ توانائی اور قدرت پیدا کی ہے جس کے ذریعے وہ اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔قرآن مجید کہہ رہا ہے۔

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَاحَفِظَ اللّهُ﴾[22]

(مرد عورتوں کے حاکم اور نگراں ہیں ان فضیلتوں کی بناپر جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہیں اور اس بناپر کہ انھوں نے عورتوں پر اپنامال خرچ کیا ہے۔ پس نیک عورتیں وہی ہیں جو شوہروں کی اطاعت کرنے والی اور ان کی غیبت میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں جن کی خدا نے حفاظت چاہی ہے)۔

مردوں کو عورتوں پر برتری حاصل ہے۔اور ازدواجی زندگی میں مادی ضرورتوں کو پورا کرنا بھی مردوں کے ذمہ لگایا۔ اور ناموس کی حفاظت اور دفاع بھی مرد پر واجب کر دیا، جس کیلئے وہ اپنی جان کی بھی پروانہیں کرتا۔

خاندانی زندگی اور اس کی حفاظت:

ایک کامیاب زندگی وہ ہے جس میں میاں بیوی دونوں ایک دوسرے پر راضی اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں اپنے آپ کو برابر کے شریک جانتے ہوں۔ اور یہ رؤوف ورحیم اللہ کی انسانوں پر بہت بڑی مہربانی ہے کہ میاں بیوی کے درمیان وہ محبت ڈال دی جس کی وجہ سے دونوں میں فداکاری کا جذبہ موجود ہے، یہی وجہ ہے کہ دونوں میاں بیوی ان اسباب سے پرہیز کرتے ہیں جو ان میں جدائی کا باعث ہوں۔اور دونوں کی یہی خواہش رہتی ہے کہ اس رشتے کی بنیادیں مستحکم تر ہوں، اور آیہ شریفہ "وجعل بینکم مودة ورحمة" کا مصداق بنیں۔آیہ شریفہ میں مودت سے کیا مراد ہے ؟ مفسرین نے تین احتمال ذکر کئے ہیں:

1۔ مودت یعنی ازدواجی زندگی کے آغاز میں ایک دوسرے سے مرتبط ہونے کا شوق، لیکن ممکن ہے زندگی کو دوام بخشنے یا آخر تک پہنچانے میں دونوں میں سے کوئی ایک ناتوان اور ضعیف ہو جائے۔اور دوسرے کی خدمت کرنے پر قادر نہ ہو۔

2۔ مودت کا جانشین بنے گی۔ یہ دونوں اس قدر ایک دوسرے سے عشق و محبت رکھتے ہیں کہ اگر کوئی اور آکر اس ناتوان کی مدد کرے تو اس مددگار کا بھی احترام کرنے لگتے ہیں۔اور یہ دونوں ایک دوسرے کے خاطر اپنے آپ کو آب و آتش میں ڈال دیتے ہیں تاکہ دوسرا آرام و راحت میں رہے۔ جبکہ اس وقت نہ خواہشات جنسی اور شہوانی درکار ہے اور نہ کوئی جوانی مسائل۔ اس ضعف اور ناتوانی کے دور میں فقط ایک دوسرے کی حفاظت اور نگہداری ان کیلئے زیادہ اہم ہے۔

3۔ محبت بڑوں سے ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی خدمت کر سکے لیکن رحمت چھوٹوں کیساتھ مربوط ہے کہ جو رحمت کے سائے میں پرورش پاتے ہیں۔چنانچہ حدیث میں آیا ہے **"الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ"**[23]

"قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا"[24].

محبت و مودت غالبا دو طرفہ ہوتی ہے لیکن رحمت یک طرفہ۔ لیکن کسی بھی معاشرہ، اجتماع یا خاندان کی بقاء متقابل خدمات پر منحصر ہے جو باہمی محبت و مودت ہی سے ممکن ہے نہ کہ محبت سے۔

سماجی تعلقات اور خاندانی پردہ:

آج ہمارے سماج میں یہ بات معروف ہے کہ فلاں خاندان بڑا پردے دار ہے۔ حالانکہ قرآنی اسلوب زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے۔ یہ مہذب خاندانوں کی علامت ہے اور انہی مہذب خاندانوں کی وکالت کرتے ہوئے قرآن حکیم نے سماجی رابطوں کو وسعت دیتے ہوئے تحفظ فراہم کیا۔ اپنی تحفظات میں سے ایک "پردہ" ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

" الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ "[25]

(عورت نام ہی پردے کا ہے جب عورت گھر سے باہر قدم رکھتی ہے تو شیطان اسے دیکھتا ہے)۔

اس طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ،فَإِذاخَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا " [26]

(عورت پردے کو کہتے ہیں جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے دیکھتا ہے اور عورت اپنے گھر کے اندر سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے)۔

عورت کے سماجی روابط کو مزید وسعت دیتے ہوئے خاندان میں نیابت کے فرائض سونپ دیئے گئے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

" أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ " [27]

(تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک جواب دہ ہے۔ امام امیر تم میں سے ہر ایک ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے افراد گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کا سوال ہو گا۔ خادم اپنے آقا و مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کا مال کا حساب ہو گا)۔

عورت کے مزید خاندانی اور سماجی بندھن اور تعلقات کی نوعیت کو واضح کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حدیث ذکر فرماتے ہیں۔

" الدُّنْيَا مَتَاع، وَخير مَتَاع الدُّنْيَا الْمَرْأَة الصَّالِحَة "، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" تنْكح الْمَرْأَة لأَرْبَع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بِذَات الدّين تربت يداك " [28]

شوہر کے لیے بیوی دنیا کی بہترین چیز ہے اس کے بچوں کی معلّمہ ہے اور اس کے گھر کو سنبھالنے والی ہے۔ ایک اور مولف نے عورت کے خاندان کے ساتھ تعلق کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ

''نوع انسان کی تربیت کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے ذمہ، قدرت نے ایک ایسا اہم فریضہ عائد کیا ہے جس سے مرد کبھی بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ نسل انسانی کو جنم دینے اسکی پرورش کرنے اور پران چڑھوانے کے عورت کو مرحلہ وار چار مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مرحلہ عورت کے کافی مشکل ہے''۔[29]

حیثیت اور تعلقات:

تربیت اولاد:

خاندان میں مرد اور عورت کے تعلق کے بعد سب سے اہم امر بچوں کی تربیت اور بزرگوں کی نگہداشت ہے۔ کسی بھی معاشرے اور ماحول کمیں بچے معاونین میں شمار ہوتے ہیں اس لئے ان کی خاص نہج پر تربیت کی جاتی ہے۔

﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾[30]

(مال اور اولاد دنیا کی زینت ہیں)۔

دوسری جگہ فرمایا کہ آزمائش بھی ہیں۔

﴿ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾[31]

(اور جان لو بلاشبہ تمہارا مال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش/فتنہ ہے)۔

اور آخری بات بندہ جب دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو صدقہ جاریہ میں اسکی نیک اولاد ہے۔ لہٰذا خاندان سے اولاد کا اہم تعلق ایسا ہونا چاہیے جیسا کہ قرآن ہمیں اسلوب زندگی سکھلاتا ہے۔ خاندان میں سربراہ کی آفاقی حیثیت ہے اور اس خاندان کی شناخت کا بہترین ذریعہ اس خاندان کے بچے اور اولاد ہیں۔

خاندانی تعلقات اور روابط:

خاندانی تعلقات اور روابط کا مطلب ہے کہ مرد عورت کے تعلقات مستحکم ہوں۔ سربراہ خاندان اس طرح کا ہو کہ ہر فرد خواہ کسی بھی شعبہ زندگی سے اس کا تعلق ہو اس کے فصیلوں کا پابند ہو۔ جس خاندانی نظام میں مرد عورت کے تعلقات پر پابندی نہ ہو بچے خاندان کا لازمی جزو نہ ہوں اور بزرگوں کا احترام نہ ہو، رحم دلی اور شفقت کی فضا نہ ہو تو وہ خاندان بے راہ روی اور انسانی ہمدردی سے خالی ہوتی ہے۔ جیسا کہ خالد علوی صاحب لکھتے ہیں۔

''معاشرتی استحکام کی بنیاد خاندانی ہم آہنگی پر ہے علمائے معاشرے کے مطابق خاندانی ہم آہنگی، فرد کی جذباتی تحفظ کا باعث بنتی ہے۔ عصر حاضر کے معاشرتی انحطاط کا سبب خاندان کا بدنظمی کا شکار ہونا بھی ہے۔ جنسی تعلقات میں افراط و

تفریط، کثرت طلاق، ضبط تولید اور بڑھاپے کا شکار افراد سے نفرت وہ برائیاں ہیں جنھوں نے استحکام و سکون کو ختم کر رہاہے۔اور عصر حاضر کا انسان اکثر و بیشتر ان خوبیوں سے عاری دکھائی دیتاہے''۔[32]

قرآن اسلوب زندگی ہمیں خاندانی تعلقات کی بجاآوری تقوی اور واحدانیت سکھلاتی ہے۔اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿يٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَآءً وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِ وَٱلأَرْحَامَ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً﴾[33]

''اے لوگوں اللہ سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا، پھر اس سے جوڑے بنائے اور کئی مرد اعورتوں کو ان سے پھیلا دیا۔اللہ تعالی سے ڈرتے رہو جس نے تم سے سوال کرنا ہے رشتہ داروں کے بارے میں۔بلا شبہ تمہارا ہر ایک چیز پر نگران ہے۔''

خاندان اور سماجی اقدار سے تعلق:

ہم لوگ جتنا زیادہ خاندان کی اہمیت پر زور دیں گے اتنا ہی زیادہ خاندانوں کو بنانے سنوارنے اور برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ہمارا ماحول فسق و فاجور سے اٹ چکا ہے جس میں بے اعتدالی، جنسی بے راہ روی، اور دیگر اخلاقی برائیوں نے جنم لیا ہے آج سماجی طور پر کوئی بھی شخص اپنے کندھوں پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا جس کا تقاضا خاندان کی سماجی زندگی کرتی ہے۔

کثرت ازواج:

اسلام کی آفاقیت میں ممتاز پہلو اس کا خاندانی نظام ہے پھر اس خاندان کی سب سے اچھی خوبی نکاح ہے۔جس کے ذریعے وہ لوگ پاکیزگی اختیار کرتے ہیں۔نکاح کے ذریعے سے اللہ نے انسان کے جنسی روابط کو تحفظ فراہم کیا ہے۔اسلام کے خاندانی نظام کی خوبی یہ ہے کہ اس نے اس سماجی اور بنیادی حق نکاح پر لوگوں کو اکسایا ہے۔قرآن کریم نے ہمیں جنسی خواہشات کے ضمن روابط کو قانونی حیثیت فراہم کی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا﴾[34]

(اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتامیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو جو تمہیں اچھی لگے دو دو، تین تین اور چار چار کے ساتھ نکاح کر لو۔اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ انصاف نہیں کر پاؤ گے تو ایک ہی کافی ہے)۔

والدین سے تعلقات:

انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان کے استحقام اور اسکے تحفظ کے لئے بڑا زور دیا گیا ہے۔خاندانی تعلقات کا مثبت انداز نہج پر ادا کرنا اللہ کریم کا احسان ہے اور بندہ اسی صورت سے شگر گزاری کر پاتا ہے کہ وہ اللہ کریم کے بتائے ہوئے ضابطوں اور راوبطوں کو کماحقہ،

سرانجام دینے کی کوشش کرے۔اسی طرح خاندانوں کے منفی تعلقات اور روابط اللہ کی ناشکری کے ساتھ ساتھ معاشرتی بگاڑ کا بھی سبب بنتے ہیں۔اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ﴾[35]

(اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے ہم جنس بیویاں بنائیں اور اس نے ان بیویوں سے تمہیں بیٹے پوتے عطا فرمائے۔ بہترین چیزیں تمہیں کھانے کو عنایت فرمائی۔کیا پھر بھی یہ لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں)۔

اسلام میں خاندان نظام اور ان کے سماجی تعلقات کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔

1۔رحم (رشتہ داری) اور صلہ رحمی

2۔ولایت و نظم و نسق

خاندان تعلقات میں اس وقت بگاڑ آتا ہے جب اولاد اطاعت نہیں کرتی تو اس صورت میں قطع رحمی گھر اور خاندان کے نظام کو توڑنا اور والدین کی نافرمانی کا ہونا معمولی بات بن جاتی ہے۔

رحم: قرآن مجید نے صلہ رحمی پر بہت زور دیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت کو مزید قطع رحمی کی صورت میں نقصانات کو واضح کرتے ہوئے نمایاں کیا گیا ہے۔اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيباً﴾[36]

(اللہ سے ڈرو جس نے تم سے رشتہ داری کے معاملات پر سوال و جواب کرنا ہے)۔

والدین سے مشاورت کی حیثیت سے تعلقات:

انسان اس دنیا میں دیئے ہوئے مختلف لوگوں سے مشاورت کرتا ہے۔دنیا میں آنے کے بعد سے بلوغت تک اولاد کی کفالت و دیگر تعلیم و تربیت سمیت ذمہ داریاں ان کے والدین سرانجام دیتے ہیں۔بچہ جب بڑا ہو کر بالغ ہو جاتا ہے تو اسے جیون ساتھی کی ضرورت پڑتی ہے۔اور کسی بھی خاندان کے اندر یہ مسئلہ سب سے بڑا ہوتا ہے اس اہم مسئلہ پر اگر والدین اور دیگر خاندان کے اہم افراد سے مشاورت نہ کی جائے تو خاندانی سماجی روابط میں ایسا بگاڑ پیدا ہوتا ہے کہ بعض انسان کو معاشرے اور مکمل خاندان سے الگ تھلگ کر دیتا ہے۔ خاندان کے جن افراد سے مشاورت کی جائے ان میں سے والدین ایک ایسی ہستی ہیں جن کا مشورہ مخلصانہ اور منفعت بخش ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے پیش آمدہ نقصانات کے احتمال سے محفوظ ہوتا ہے۔خاندانی تعلقات اور سماج سے اچھے روابط کے پیش نظر مشاورت کے اس عمل کو بہت ہی سوچ سمجھ کر سرانجام دیتے ہوئے شادی بیاہ کے فیصلے کیے تاکہ زندگی بحسن صورت گذر سکے۔اور اہم سماجی روابط میں بھی نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾[37]

(ان سے مشورہ کرو کسی بھی معاملے میں اور جب عزم وارادہ ہو جائے تو اس کام کو کرتے ہوئے اللہ پر بھروسہ رکھیئے)۔

رہا مسئلہ کہ خاندان کے دو اہم اعضا اولاد اور والدین کے مابین تعلقات کے قرآنی اسلوب زندگی کا تو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

"لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ"[38]

(ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں)

اس طرح نبی ﷺ نے خاندانی تعلقات کی مضبوطی کے پیش نظر اسے انتشار سے بچانے کے لیے ارشاد فرمایا:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ"[39]

جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ اگر مرد اس عورت کے ساتھ ہم بستری کرے تو اس پر مہر کی ادائیگی واجب ہے جس کے بدلے اس نے عورت کی شرمگاہ چھوا ہے اگر اولیاء کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہے۔

ان سماجی روابط کے سلسلہ میں ہونے والے اختلاف کو ختم کرنے کا حل فقط یہی ہے کہ شریعت اسلامیہ کے طے کردہ اسلوب زندگی کی روشنی میں لڑکی کی رضامندی قبل از نکاح دریافت کرلی جائے۔ اور اس پر تمام خاندان کے افراد باہم مشاورت سے ایسا حل نکالیں جو کہ خاندان کی مضبوطی عزت اور عظمت کا سبب بنے اس کی رضامندی معلوم کرنے کا طریقہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ "[40]

(کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت (مشورہ) لی جائے اور اسکی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے)۔

والدین کی وفات کے بعد خاندان کے سماجی تعلقات اللہ کریم کا بنایا ہوا نظام زندگی ہے جس کے تحت ہر کسی نے اس دنیا فانی سے رخصت ہونا ہی ہے۔ والدین کے فوت ہو جانے کے بعد سب سے پہلا حق ان کا اولاد اور خاندان پر یہ ہے کہ ان کی وصیت پوری کریں۔ اور قرض کی ادائیگی کریں۔ اور بہت سے امور جو ضرورت طلب ہیں۔ یہیں اختتام کرتے ہیں۔

حاصل مقالہ یہ ہے کہ خاندان وہ پہلی درس گاہ اور بنیادی مکتب ہے کہ جو بچے کو دینی اور اجتماعی اقدار سکھا سکتا ہے تاکہ ایک ناسازگار اور تنہا رہنے والا فرد نہ بن سکے۔ لہٰذا خاندان کا فریضہ ہے کہ افراد خاندان کے لئے باہم سماجی روابط اور تعلقات کا قرآنی منہج و اسلوب واضح کرتے ہوئے ان کو تربیت فراہم کرے اور اس میں خود اعتمادی صلاحیتوں کو فعلیت تک پہنچانے اور پھلنے پھولنے کے احساسات کو بیدار کرے۔ خاندان کے افراد کی عافیت اسی میں ہے کہ قرآنی اسلوب زندگی کے دائرے میں رہیں اور سطحی جذبات سے متاثر نہ ہوں۔ قرآنی اسلوب زندگی سے آشنائی بحثیت مسلمان ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ تاکہ خاندان میں سے کوئی بھی ان اہم سماجی روابط اور تعلقات کے اصولوں سے منحرف نہ ہو

حواشی، حوالہ جات

[1] . اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار، مقالہ براۓ پی ایچ ڈی، حافظ حسین مقالہ نگار، ڈاکٹر نصیر اختر، نگران مقالہ، کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی، ص 17

Islami Ijtamaiat me khandan ka kirdar ,Thesis for Ph.D by Hafiz Husain ,superviser of Thesis Dr.Naseer Akhtar, Faculty of Islamic learning University of Karachi, Page#17

[2] .طہ: 20:10

Taha:20: 10

[3] .الاحزاب: 33:33

Alahzab:33:33

[4] .ھود: 11:46

Hood:11: 46

[5] .الحجر: 15:65

Alhajar:15: 65

[6] .العنکبوت: 29:33

Alankaboot:29:33

[7] . الثعالبي ،عبد الملك بن محمد بن إسماعيل أبو منصور، فقه اللغة وسر العربية، الناشر: إحياء التراث العربي,الطبعة: الطبعة الأولى **1422**هــ – **2002**م،الصفحة: **156**

Asaalbi,Abdulmalik bin Muhammad bin Asmaeel, Abu Mansoor ,Fiqhul lughat wa Srrul Arbiat,Publisher:Ihya Alturas Alarbi , First Publishing:2002AD,Page#156

[8] . الحصكفي ،محمد بن علي بن محمد ، الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، الناشر: دار الكتب العلمية,الطبعة: الأولى، **1423**هــ– **2002**م،الصفحة:741

Alhaskafi,Muhammad bin Ali bin Muhammad,Addur Almukhtar Sharah Tanveer Alabsar wa Jamiul bihar,Publisher:Dar Alkutub Al-ilmia,Publishing :2002AD,Page#741

[9] .خالد رحمن، سلیم منصور، عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، انسٹی ٹیوٹ آف پالسی سٹڈی اسلام آباد ص 47، ط 2007

Khalid Rahman ,Saleem Mansoor,woman ,Family and our society,,Institute of Polcy Study Islamabad ,Publishing :2007AD,Page#47

[10] .البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، الناشرؒ: دار طوق النجاۃ، طبع اولی: 1422ء، حدیث نمبر 5090

AlBukhari,Muhammad bin Ismaeel,Sahi Albukhari,Publisher :Dar Toq Annjat, Publishing: 1422, Hadith#5090

[11] .النور: 24:59،58

Annoor:24: 58-59

[12]..الفرقان:54:25

Alfurqan:25:54

[13].النساء:1:4

Alnisa:4:1

[14].الروم:21:30

Alroom:30:21

[15]صحیح البخاری،حدیث نمبر:5063

Sahi Albukhari,Hadith#5063

[16].النور:32:24

Alnoor:24:32

[17].النساء:3:4

Al-nisa:4:3

صحیح البخاری،حدیث نمبر:5066[18]

Sahi Albukhari,Hadith#5066

[19] . الهيثمي ،أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان (المتوفى: **807**هـ)،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة طبع: **1414**ه،حدیث نمبر:**7310**

Al-Haismi,Abulhasan Nooruddin Ali bin Abubakar bin Suleman(807AH) Majma Alzawaid wa manba Alfawaid,Publisher:Maktaba Alqudsi,Alqahira

[20] الترمذي ،محمد بن عيسى، سنن الترمذي، الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت، سنة النشر: **1998** م،رقم الحديث:**1655**

Al-Tirmazi,Muhammad bin Eisa,Sunan Al-Tirmazi ,Publisher:Dar Alarab Al-Islami,Bairoot,Publishing :1998AD,Hadith#1655

[21].الاحزاب:33:33

Alahzab:33:33

[22].النساء:34:4

Al-Nisa:4:34

[23]- الشيباني ،أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، **1421** هـ – **2001** م،رقم الحدیث:6494

Al-Shaibani ,Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal ,Musnad al Imam Ahmad bin Hanbal ,Publisher:Muassatu Al-Risalatu ,Publishing :2001AH,Haith#6494

[24]. سنن الترمذی، حدیث:1920

Sunan Al-Tirmazi,Hadith#1920

[25]. سنن الترمذی، حدیث:1173

Sunan Al-Tirmazi,Hadith#1173

النيسابوري ،أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة (المتوفى: 311هـ)، صحيح ابن خزيمة،الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت، رقم الحدیث:1685[26]

Al-Naisapuri,Abubakar Muhammad bin Ishaq bin Khuzaima (311AH),Sahi abne Khuzaima ,Publisher:Almaktab Al-Islami,Bairoot,Hadith#1685

[27] صحیح البخاری، حدیث: 893

Sahi Albukhari,Hadith#893

. الشاه ولي الله الدهلوي،احمد بن عبد الرحيم» (المتوفى: 1176هـ)، حجة الله البالغة، الجز:٢، الناشر: دار الجيل، بيروت – لبنان ،[28]
الطبعة: الأولى، سنة الطبع: 1426 هـ – 2005م،الصفحة:190

Al-Shah waliullah al-Dihlavi ,Ahmad bin Abdurraheem ,(1176AH),Hujjatullah Albaligha ,Part#2,Publisher:Dar AlKhalil,Bairoot,Labnan,Publishing :2005AD,Page#190

[29]. مسلمان عورت، ص12، المکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل ،فریدی وجدی آفندی، مترجم ابوالکلام آزاد

Fareedi Wajdi Aafandi,Translater,Muslim woman ,Page#12,Almaktaba Alasria sangla hill.

[30]. الکھف:18:46

Akahf:18:46

[31]. الانفال:8:28

Al-Anfal:8:28

[32]. علوی، خالد، اسلام کا معاشرتی نظام، الناشر: الفیصل اردو بازار لاہور صفحہ نمبر:90-83

Alvi,Khalid,Social System of Islam ,Publisher:Alfaisal udrdu bazar Lahore,Page#83-90

[33]، النساء:4:1

Al-Nisa:4:1

[34]. النساء:4:3

Al-Nisa:4:3

[35]. النحل:16:72

Al-Nahl:16:72

[36]. النساء:4:1

Al-Nisa4:1

[37]. آل عمران:3:159

Aale Imran :3:159

[38]. سنن الترمذی، حدیث:1110

Sunan Al-Tirmazi ,Hadith#1110

[39]. سنن الترمذی، حدیث:1102

Sunan Al-Tirmazi ,Hadith#1102

سنن الترمذی، حدیث:1107[40]

Sunan Al-Tirmazi,Hadith#1107